Dr Md. Monauwar. Alam
Dept of Urdu
R. N. College, Pandaul
16/5/2020

URDU
D II (sub)

Topic:- Badsurat seyah saleeb

"بدصورت سیاہ صلیب" کا خلاصہ

غیاث احمد گدی کا افسانوی مجموعہ "بابا لوگ" میں مجموعی طور پر نو افسانے ہیں۔ ان میں چھٹا افسانہ "بدصورت سیاہ صلیب" ہے۔ مذکورہ افسانہ میں غیاث احمد گدی نے ایک اینگلو انڈین خاندان کی غربت کا تذکرہ بہت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے اور اس افسانے میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ غریب گھرانے میں اگر والد کی موجودگی نہ ہو تو وہ گھر جہنم سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

اس کہانی کا ماحصل یہ ہے کہ ایک اینگلو انڈین خاندان نہایت فقر و فاقہ کی زندگی گزار رہی تھی۔ صاحب خانہ کے گارجین روزی کے حصول کے لئے کلکتہ چلے جاتے ہیں۔ اور پھر کبھی واپس نہیں آتے۔ ایسی حالت میں گھر کو چلانے والا کوئی نہیں رہتا ہے۔ ڈیسوزا نام کی لڑکی اس گھر میں سب سے بڑی ہے۔ وہ ایک سنیما ہال میں کمیشن کی بنیاد پر کام کر کے گھر کو چلایا کرتی ہے۔ ڈیسوزا نے جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ اس وقت اس کی زندگی میں کبھی خوشیاں میسر نہیں ہے۔ اس کا ایک چھوٹا بھائی رابرٹ ہے۔ جو باپ کی شفقت سے دور ہونے کی وجہ آوارہ گردی کرتا ہے۔ کپڑے وغیرہ ایسی پہنا کرتا ہے۔ جس پر نیم عریاں لڑکیوں کی تصاویر بنی رہتی ہیں۔ نہایت اوباش قسم کا لڑکا ہے۔ ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک آوارہ لڑکی سے عشق و پیار کرنے لگتا ہے۔ اور برجستہ اور برملا اپنی بہن کے سامنے اظہار بھی کرتا ہے۔ وہ کوئی کام نہیں کرتا ہے۔ اور اپنی معشوقہ کو تحفے تحائف دینے کے لئے ہمیشہ اپنی بہن سے پیسے لے کرتا ہے۔ ماں کی حالت ایسی رہتی ہے کہ ہمیشہ وہ بیمار رہتی ہے۔ بدن کے کسی حصہ میں گہرا زخم نکل رہا ہے۔ ڈیسوزا سنیما ہال سے آنے کے بعد روز وہ اس کی زخموں پر پٹیاں لگایا کرتی ہے۔ اس طرح ان لوگوں کے شب و روز گزرتے ہیں۔

ڈلیوزا کی زندگی میں مدراس کا ایک خوبرو نوجوان آتا ہے۔ اور پہلی ہی ملاقات میں وہ خوبرو نوجوان اپنی محبت کا برجستہ اظہار بھی کر دیتا ہے۔ لیکن ڈلیوز اپنی ماں کی خدمت میں سرگرداں رہتی ہے۔ اور یہ عشق و محبت کے چکر میں نہیں پڑنا چاہتی ہے۔ اس طرح کہانی کا اختتام ہوتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کی زندگی میں خوشیاں میسر نہیں ہے۔ اسی کہانی کے مدنظر غیاث احمد گدی نے اس افسانہ کا نام "بدصورت سیاہ صلیب" رکھا ہے۔

"بدصورت سیاہ صلیب" کی اینگلو انڈین ہیروئن اپنی ماں کی خدمت وعافیت کے لئے اپنی جوانی قربان کر دیتی ہے۔

غیاث احمد گدی کے افسانوں کا مطالعہ کرنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے افسانے کا رشتہ اگر ایک طرف سعادت حسن منٹو، راجندر سنگھ بیدی اور کرشن چندر جیسے افسانہ نگاروں کے قدیم روایتی اسلوب پر مشتمل افسانوں سے جڑا ہوا ہے تو دوسری طرف ان کا نقشہ پرانے انداز کے افسانوں سے قدر مختلف ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں کو حالات اور وقت کا ساتھ دینے کے لائق بنایا۔ اس طرح انہوں نے اردو افسانوں کو تبدیلیوں سے روشناس کرایا۔ باوجود اس کے وہ بعض نئے افسانہ نگاروں کی طرح انتہا پسندی اور فیشن پرستی سے محفوظ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں کا فورم بالکل نیچرل اور مناسب نظر آتا ہے۔

×